بے پردگی کی تباہ کاریاں

سماحۃ الشیخ ابن بازؒ، مفتی اعظم سعودیہ عربیہ
ترجمہ: عبداللطیف معتصم

عورت کو ہنر و پیشہ کے مخلوط آزادانہ میدان میں مردوں کے شانہ بشانہ لاکر کھڑا کرنا خواہ یہ کسی سیاسی لیڈر کے بیان کی بناء پر ہو یا اس بات کی آڑ لے کر ہو کہ یہ وقت کی ضرورت اور جدید تہذیب وتمدن کے تقاضے ہیں، بہرحال یہ انتہائی پر خطر معاملہ ہے، اس کے خطرات نتائج مذموم ہیں اور بُرا انجام ہے، علاوہ ازیں یہ ان شرعی نصوص سے بھی متصادم ہے جو عورت کو خانہ نشینی اور خاتون خانہ بننے کی تاکید کرتی ہیں۔

جو شخص مرد وزن کے اختلاط کے ان گنت مفاسد کو قریب سے دیکھنا چاہے تو اسے چاہئے انصاف کے ساتھ اور پراگندہ جراثیم سے دل کو خالی کر کے ان معاشروں میں بنظر عمیق غور کر لے جو اس عظیم مصیبت میں بلا ارادہ وہ یا با ارادہ گھرے ہوئے ہیں، تو وہ انفرادی واجتماعی سطح پر اپنے کو ملامت کرے گا اور عورت کی گھریلو جھگڑے بندوں سے آزادی اور ڈھیلی گرفت پر حسرت کرے گا۔

کالم نویسوں کی ایک بھاری تعداد اپنے زور قلم کو اسی میں صرف کر رہی ہے، بلکہ تمام ذرائع ابلاغ نے اسی کو مشغلہ حیات بنائے ہوئے ہیں، حالانکہ اس میں معاشرے کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں، اور اس کی عمارت کو ڈھایا جارہا ہے۔

خلوت بالاجنبیہ، بدنظری اور محرمات کے دواعی کی حرمت پر دلالت کرنے والے صحیح صریح دلائل بکثرت موجود ہیں جو اختلاط کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ انجام بد کا سبب ہے۔ اور عورت کو اس کے گھر سے نکال کر جو اس کی سلطنت اور اس کا حیات بخش دائرہ کار ہے، معاشی میدان میں لانا، اسے فطری صلاحیت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں ودیعت کردہ جبلی مزاج سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔

پس عورت کو مردانہ صف میں آنے کی پیش کش، اسلامی معاشرہ کے لئے ایک سنگین امر ہے اور اس کا سب سے بُرا اثر اختلاط ہے، جس کا شمار ان بڑے دواعی زنا میں ہوتا ہے جو معاشرے کو مجروح، اس کے چہرے کو مسخ کرتے ہیں اور

اخلاقی بگاڑ پیدا کرتے ہیں۔ یہ بات بھی واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو ایک مخصوص ساخت بنایا ہے جو مرد کی ساخت سے یکسر مختلف ہے، اسے گھریلو کام سرانجام دینے کے لئے، اور اپنی ہم جنس لڑکیوں کے درمیان رہ کر کام کرنے کے لئے استعداد بخشی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کا مردوں کے ساتھ میدان عمل میں آنا اس کی طبعی ساخت اور فطری تقاضہ کے خلاف ہے اور اس میں عورت پر بڑا ظلم اور اسے مقصود سے محروم رکھنا اور اس کی شخصیت کو کچلنا ہے۔ یہی نقصانات خاندانی بچوں، بچیوں کو بھی لاحق ہوں گے، جب وہ تربیت اور شفقت ومحبت سے محروم ہوں گے، اس لئے کہ والدہ ہی یہ ذمہ داری نبھاتی ہے اور وہ کنارہ کش ہو چکی اور اپنی اس سلطنت کو خیر باد کہہ چکی، جس کے بغیر راحت واطمینان اور سکون قلب ممکن ہی نہیں ہے اور انہی حالات سے دوچار معاشرے، ہمارے پیش کردہ قضیہ کے عینی شاہد ہے۔

اسلام نے میاں بیوی میں ہر ایک کے دوسرے پر حقوق رکھے ہیں جن کی بجا آوری سے معاشرہ کی داخلی وخارجی تعمیر وتکمیل ہوتی ہے، شوہر کسب اور نان ونفقہ کی ذمہ داری سنبھالے گا، اور بیوی، بچوں کی تربیت، شفقت ومحبت، رضاعت اور اپنے لائق، اعمال جیسے بچوں کی تعلیم، ان کی لکھت پڑھت، اور صحت ومرض اور اس جیسے امور خانگی امور کی انجام دہی کی مکلف ہے۔

پس عورت کی طرف سے امور خانہ داری سے پہلوتہی، گھر اور اس میں رہنے والوں کے حقوق کا ضیاع مقصود ہوگا، اور اس کی وجہ سے خاندان، اندرونی وبیرونی حیثیت سے ٹوٹن کا شکار ہوگا، اور معاشرے کی صرف ظاہری شکل وصورت رہ جائے گی جبکہ اس کی اصل وحقیقت مخدوش ہو کر رہے گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ کی بعض کو بعض پر فضیلت دینے اور ان کو اپنے اموال صرف کرنے کی بناء پر مرد حضرات خواتین کے نگران ہیں۔“ (النساء:۳۴)

اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوقات کے بارے میں یہ طریقہ ہے کہ مرد کو عورت کی نگرانی اور عورت پر اسے فضیلت بخشی ہے جیسے کہ آیت سے ظاہر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عورت کو جو خانہ نشینی کا حکم دیا ہے اور نامحرم کے سامنے اپنے ظاہری خدوخال کی نمائش سے منع فرمایا ہے، اس سے مقصود بھی اختلاط سے باز رکھنا ہے کہ مرد اجنبی خواتین کے ساتھ کام کاج، یا خرید وفروخت یا سیر وتفریح، اور سفر وسیاحت جیسے امور میں یکجا گھومتے نہ پھریں، اس لئے کہ عورت جب اس میدان میں کود پڑے گی تو وہ محرمات میں پھنس جائے گی، اور اس میں امر الٰہی کی مخالفت اور ایک مسلمان سے مطلوب شرعی حقوق کا ضیاع ہے۔

اختلاط اور اس کے دواعی کی حرمت:

کتاب وسنت اس کی تحریم اور اس کے تمام دواعی کی تحریم پر دال ہیں، اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتے ہیں:

”تم اپنے گھروں کو لازم پکڑو، اور پرانی جاہلیت کی آزادی کی طرح آزادانہ نہ نکلو، اور نماز قائم کرتی رہو، اور زکوٰۃ ادا

کرتی رہو، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اے نبی کی گھر والیو! اللہ تعالیٰ تم سے گندگی ختم کرنا چاہتے ہیں، اور تمہیں بالکل پاکیزہ رکھنا چاہتے ہیں اور تمہارے گھروں میں جو اللہ تعالیٰ کی آیات اور حکمت پڑھی جاتی ہے اس کا ذکر کرتی رہو"۔ (الاحزاب ۳۳/۳۴) اللہ تعالیٰ نے امہات المؤمنین (جس میں تمام مؤمنات و مسلمات شامل ہیں) کو خانہ نشینی کا حکم دیا ہے کہ اس میں ان کی حفاظت اور اسباب بگاڑ سے دوری ہے، ۲۱ لئے کہ بلا ضرورت گھر سے نکلنے میں جہاں دیگر شرور کا اندیشہ ہے وہاں بے پردگی بھی لازمی امر ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ان اعمال صالحہ کا حکم فرمایا، جو فواحش و منکرات سے روکتے ہیں، وہ قیام صلوٰۃ اور اداء زکوٰۃ اور اطاعت خداوندی و اتباع نبویؐ ہیں۔ پھر ان کو دنیا و آخرت میں ملنے والے منافع کی طرف متوجہ کیا، کہ جب یہ عورتیں قرآن کریم اور سنت نبویؐ کے ساتھ گہرا تعلق رکھیں گی تو اس سے ان کی دلوں کے میل اتر جائیں گے، اور نجاستیں اور گندگیاں دور ہو جائیں گی، اور حق و راہ راست کی ہدایت ملے گی۔

فرمان الٰہی ہے: "اے نبی! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی خواتین کو کہہ دیں کہ وہ اپنے اوپر بڑی چادریں لٹکائے رکھیں کہ یہی ان کے نہ پہچانے جانے کا بہترین طریقہ ہے، تو ان کو ایذا بھی نہ پہنچائی جا سکے گی، اور اللہ تعالیٰ بہت ہی مغفرت اور مہربانی کرنے والے ہیں"

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو (جو کہ اپنے رب کے پیغمبر ہیں) حکم دیا ہے کہ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مؤمنین کی عام عورتوں کو کہیں، وہ اپنے اوپر بڑی چادریں لٹکائے رکھیں، اور اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ یہ بڑی چادروں سے اپنے جسموں کے باقی حصوں کو بھی مستور رکھیں۔ یہ اس وقت ہے جب یہ کسی ضرورت کے لئے گھر سے نکلنا چاہیں تو چادریں لٹکائیں تا کہ دل کے مریضوں (بُرے لوگوں) سے انہیں تکلیف نہ پہنچے۔

جب اس درجہ کا تاکیدی حکم پردہ کے متعلق ہے، تو آپ کا کیا خیال ہے کہ ان عورتوں کو مردوں کے نہج پر پورا اترنے کے لئے مردوں کے میدان میں آنا پڑے گا، اور ان کے ساتھ میل جول رکھنا پڑے گا، اور روزی کے لئے اپنی حاجات ظاہر کرنی پڑیں گی، اور اپنی نسوانیت کو خیر باد کہنا پڑے گا، اور صورۃ و معنًا ان دو مختلف جنسوں کے درمیان ارتباط کے لئے اپنی حیاء سے ہاتھ دھونا پڑیگا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: "مؤمنوں کو کہہ دیں کہ وہ اپنی نظریں پست رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اس میں ان کے لئے زیادہ پاکیزگی ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ان کے کئے کی خوب خبر رکھنے والا ہے، اور مؤمن عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہیں پست رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور ظاہری زینت کے علاوہ اپنے اعضاء زینت کو ظاہر نہ کریں، اور اپنے سینوں پر دوپٹے ڈالے رکھیں"۔

اللہ تعالیٰ اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دے رہے ہیں کہ مؤمن مرد و زن تک یہ بات پہنچا دیں کہ وہ نظریں پست

رکھنے اور شرمگاہ کو زنا سے محفوظ رکھنے کا التزام کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح فرمادیا کہ یہ عمل ان کی پاکیزگی کا قوی ذریعہ ہے، اور ظاہر ہے کہ فواحش سے شرمگاہ کی حفاظت صرف اس کے دواعی سے اجتناب کر کے ہی ہوسکتی ہے، اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بدنظری اور کام کاج کے میدانوں میں مردوزن کا باہمی اختلاط، زنا میں مبتلا ہونے کے بڑے دواعی میں سے ہیں۔

اور ان دو حکموں (نگاہ اور شرمگاہ کی حفاظت) کی جو مؤمن سے مطلوب ہیں، عورت کے ساتھ دوست یا پارٹنر کی طرح رہ کر کام کرنے کی صورت میں بجا آوری محال ہے۔

پس عورت کا مرد کے ساتھ اس میدان میں آنا اور مرد کا عورت کے ساتھ اس میدان میں آنا ایسے امور میں سے ہیں جن کے ہوتے ہوئے نظر کو پست رکھنا اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنا اور نفس کو پاکیزہ اور صاف رکھنا ناممکن ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مؤمن خواتین کو بھی نظر پست رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے اور ظاہری خدوخال کے علاوہ افشاء زینت نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ انہیں سینوں پر اوڑھنی لٹکانے کا حکم دیا ہے جس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ یہ اپنے چہرے اور سر کو بھی ڈھانپے رکھیں، اس لئے کہ قرآن میں وارد لفظ جیب ہے جس کے معنی ہیں گریبان بنانا اور گریبان چہرے اور سر ہی کو داخل کرنے کے لئے بنایا جاتا ہے۔ پس جب عورت مرد کے شانہ بشانہ کام کرے گی اور کسب معاش میں مردوں کے ساتھ اختلاط رکھے گی تو وہ کیا نظر کو پست اور شرمگاہ کو محفوظ اور زینت کو مستور رکھ سکے گی؟ جبکہ اختلاط ان خطرناک امور میں وقوع کا ذمہ دار ہے، اس دلیل پر کہ عورت مرد کے ساتھ اس کے کاموں میں شریک اور جتنے کام وہ کر سکتا ہے یہ بھی کر سکتی ہے، وہ موقع بموقع مرد کے ساتھ چلتی ہوئی کیسے اپنی نگاہوں کو نیچے اور محفوظ رکھے گی......؟

اسلام نے تو ان حرام کردہ امور کے تمام اسباب ودواعی کو یکسر حرام کردیا، اور عورتوں پر مردوں کے سامنے نرم لہجہ میں بات کرنے کو بھی حرام کردیا ہے، کیونکہ یہ بھی طمع کا عکاس ہے، جیسے کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

''اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تقویٰ اختیار کرو تو بات میں نرمی اختیار نہ کرو کہ حرص کرنے لگیں وہ لوگ، جن کے دلوں میں مرض ہے۔''

اس سے مراد شہوت کا مرض ہے تو اختلاط کے باوجود اس سے خلاصی اور حفاظت کیسے ممکن ہے؟

اور یہی بات ہے کہ عورتیں جب مردوں کی میدان میں آئے گی تو لازماً ان سے گفتگو بھی کرے گی اور وہ اس سے گفتگو کریں گے اور لازماً یہ ان کی ساتھ نرم لہجہ میں کلام کرے گی اور وہ بھی اس کے ساتھ نرم انداز میں بات کریں گے، اور شیطان پس پردہ یہ امور، ان کے سامنے مزین کر کے پیش کرے گا، اور خوب ملمع سازی کرے گا، اور زنا کی دعوت دے گا یہاں تک کہ یہ اس کے شکار ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ حکیم وحلیم ذات ہے اسی لئے عورت کو پردہ کا حکم دیا، اور اس کی وجہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ لوگوں میں نیک

،فاسق،اور عفیف،زانی سب ہی قسم کے انسان ہوتے ہیں۔ پردہ (بحکم الٰہی) فتنہ کے لئے مانع اور اس کے دواعی کے لئے رکاوٹ ہے اور اس سے مردوں کے اور عورتوں کے دلوں کی پاکیزگی اور مواقع تہمت سے دوری ہو جاتی ہے۔

فرمان الٰہی ہے: ''اور جب تم ان سے کچھ سوال کرو تو پس پردہ سوال کیا کرو کہ یہی تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے پاکیزگی کا باعث ہے''۔

چہرے و جسم کے پردہ کے بعد عورت کے لئے بہترین پردہ اس کا گھر ہے اور اسلام نے عورت پر اجنبی مردوں کے ساتھ میل جول رکھنے کو حرام کہا ہے تا کہ یہ بالواسطہ یا بلا واسطہ اپنے کو فتنہ میں نہ ڈالیں۔

جائز ضرورت کے لئے شرعی آداب کے التزام کی صورت کے استثناء کے ساتھ اسلام نے اسے خانہ نشینی اور گھر سے نہ نکلنے کا حکم دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے عورت کا گھر میں ٹھہرنے کو اپنی کتاب میں ''قرار'' سے تعبیر کیا ہے، اور یہ بلند معانی رکھنے والے کلمات میں سے عالی مقام معنیٰ سموئے ہوئے ہے، اس لئے کہ اس کے معنیٰ میں اپنے نفس کو ٹھہرانا اور دل کے لئے راحت سمجھنا، اور پھر مکمل شرح صدر اور خوش رہنا شامل ہے۔

عورت کا اس ''قرار'' سے نکلنا نفسانی اضطراب، اور دل بے قرار، تنگ دلی اور اپنے کو بُرے انجام میں دھکیلنے کا سبب ہوگا۔

اسلام نے تو فساد کے سد ذرائع، گناہ کے سد باب اور ستر کی بیخ کنی کرنے کے لئے دونوں جنسوں (مرد عورت) کو شیطانی شکنجہ سے بچانے کے لئے بغیر محرم کے سفر، یا خلوت اختیار کرنے سے عورت کو منع کیا ہے۔ اور اسی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی ثابت ہے: ''میں نے مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ مضر فتنہ اپنے بعد نہیں چھوڑا''۔ اور یہ قول بھی ثابت ہے: ''دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو، کیونکہ بنی اسرائیل کا سب سے پہلا فتنہ عورتوں کا ہی تھا''۔ جواز اختلاط کی بعض قارئین نے چند شرعی نصوص کے ظاہری معنیٰ سے استدلال کیا ہے جن نصوص کے مقصود مفہوم تک اسی کی رسائی ہو سکتی ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے منور اور شرعی دلائل کو ایک دوسرے سے تطبیق دینا جانتا ہو۔ اور ان کے مستدلات میں سے ایک یہ ہے کہ بعض خواتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چند غزوات میں نکلیں تھیں، لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ ان کا نکلنا بہت سی مصالح کی بناء پر اپنے محارم کی نگرانی کی وجہ سے تھا جبکہ ان عورتوں کے بارے میں فساد کا کوئی اندیشہ نہ تھا، آیت حجاب کے نزول کے بعد انہوں نے پردہ کا بھی اہتمام کر لیا تھا، بخلاف جدید دور کی ماڈرن لیڈیز کے پُر تکلف فیشن کے، کہ وہ محتاج بیان نہیں، اور یہ بات بھی واضح ہے کہ عورت کا کام کے لئے اپنے گھر سے نکل عورتوں کی حالت سے بالکل مختلف ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں نکلی تھیں، پس اس زمانے کی عورتوں کو اس زمانے کی عورتوں پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

علاوہ ازیں سلف صالحین نے اس بارے میں کیا سمجھا ہے جب کہ وہ نصوص کے معانی کو دوسروں کی بنسبت زیادہ

جاننے والے اور کتاب اللہ وسنت رسول کی عملی تطبیق کے بھی زیادہ قریب تھے، تو زمانہ کے مدار کے مطابق ان سے کیا منقول ہے، کیا انہوں نے بھی اس معاملہ میں وسعت دی ہے، جیسے اختلاط کے قائلین چیخ رہے ہیں، پھر وہ اس کے بارے میں وارد احادیث کو بھی نقل کرتے ہیں کہ عورت تمام شعبہ ہائے زندگی مرد کے ساتھ کام کرے گی اور عورت مردوں کے ہجوم میں آئے گی اور مردوں کی بھیڑ عورتوں میں ہوگی، یہ ان کے ساتھ ملیں گے اور وہ ان کے ساتھ ملیں گی ان اسلاف نے یہ معنی سمجھے ہیں، یہ سمجھا ہے کہ یہ چند معین معاملات ہیں ان کے علاوہ کوئی صورت نہیں بنتی؟

جب ہم تاریخی سطح پر اسلامی فتوحات اور غزوات کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں کہیں بھی یہ ظاہری معنی نہیں ملتا

اور دور حاضر میں جو یہ آواز اٹھ رہی ہے کہ عورت کو بھی فوج میں بھرتی کیا جائے کہ وہ بھی مرد کی طرح اسلحہ اٹھا کر لڑیں، تو یہ امر فوج کی آسودگی کی وجہ سے لشکروں کے اخلاق بگاڑنے اور فساد ڈالنے کا سبب نہیں بنے گا، کیونکہ مرد کی طبیعت جب عورت کی طبیعت کے ساتھ ملتی ہے تو ان دونوں میں گفتگو اور کلام کی وہی کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک مرد وعورت کے درمیان کشش، اُنسیت اور استراحت کی ہوتی ہے۔

اور چھوٹی چیز ہی بڑے امر کا سبب ہوتی ہے، اور فتنہ کے دروازے کو بند کرنے میں ہی حکمت احتیاط اور مستقبل میں پیشمانی سے چھٹکارا ہے، پس اسلام مصالح کو ملحوظ خاطر رکھنے اور مفاسد کو دور اور اس تک رسائی کے دروازوں کو بند کرنے کا زیادہ حریص ہے، اور عورت کے مرد کے ساتھ شعبہ کسب ومعاش میں اختلاط کا امت کے زوال اور معاشرہ کے بگاڑ میں بڑا ہاتھ ہے، جیسے کہ بیان ہو چکا ہے۔ اس لیے کہ قدیم رومن اور یونانی وغیرہ ثقافتوں میں یہ بات تاریخی اعتبار سے ریکارڈ کی گئی ہے کہ ان کے انحطاط اور انہدام کا سب سے بڑا سبب عورت کا اپنے خاص شعبہ سے نکل کر مردوں کے شعبہ اور ان کے مجمع میں آنا ہے، جس سے مردوں کے اخلاق بگڑے۔ اور انہوں نے اپنی امت کی مادی اور معنوی ترقی کے اسباب کو چھوڑ دیا، اور عورت کا گھر سے باہر کام میں مشغول ہونا مرد کے فراغت اور اُمت کے خاندانی ارتباط سے محرومی اور اس کی عمارت کے انہدام اور اولاد کے اخلاق کے بگاڑ کا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جو خبر دی ہے کہ مرد عورت پر نگران ہے، کی بھی مخالف ہے، اور اسلام نے عورت کو تمام نسوانی تقاضوں کے مخالف امور سے دور رکھا ہے۔

پس اسے تمام عہدوں جیسے ملک حکمرانی، اور عہدہ قضاء اور وہ تمام امور جن میں عام ذمہ داریاں ہیں اسے روکا ہے۔ اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

"وہ قوم ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتی جس نے اپنے اوپر عورت کو حاکم مقرر کیا"۔

عورت کے لئے حکمرانی کا دروازہ کھولنا کہ وہ مردوں کے شعبوں میں آئے، اسلام کی عورت کے لئے سعادت اور گھر میں قرار پکڑنے کی جو منشاء ہے اس کی مخالف متصور ہوگی۔

پس عورت کو اسلام نے کسی غیر شعبہ میں شمولیت سے منع کیا ہے، اور مختلف تجربات، خاص طور پر مخلوط معاشرہ سے یہ بات ثابت ہے کہ مرد و عورت، نہ فطری طور پر مساوی ہو سکتے ہیں اور نہ طبعی طور پر یکجا ہو سکتے ہیں، قطع نظر اس کے جو قرآن وسنت میں دو ثابت طبیعتوں کے اختلاط کے متعلق واضح وصریح دلیل وارد ہے۔ اور سامان زینت میں پلی ہوئی جنس لطیف جو جھگڑے میں بھی بیان نہیں کرسکتی، کو مرد کے مساوی قرار دینے والے ان کے درمیان بنیادی فرق سے ناواقف ہیں یا جہالت برت رہے ہیں۔

مشرق ومغرب سے لوگوں کی زبانی اختلاط کے نقصانات ومفاسد کا اعتراف:

البتہ ہم نے اختلاط اور عورت کے مرد کے ساتھ کسب ومعاش ہی شرکت کی حرمت پر شرعی دلائل اور حالیہ واقعات پیش کر دیئے ہیں جو طالب حق کے لئے کافی ہیں۔ لیکن بعض لوگ مشرق ومغرب کے مفکرین کی گفتگو سے اتنا متاثر ہوئے جتنا کلام الٰہی اور مسلم قائدین کے بیانات سے بھی متاثر نہیں ہوئے۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اختلاط کے نقصانات اور مفاسد کے متعلق مشرق ومغرب کے مفکرین کے اعترافات کا کچھ نمونہ بھی پیش کر دیں تا کہ ان بعض لوگوں کی اس سے تشفی ہو جائے۔ اور یہ جان لیں کہ ان کے مقدس دین میں اختلاط کی ممانعت ہی خواتین کے لئے عین کرامت اور ان کے لئے نقصان دہ اور آبروریزی کے اسباب سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

انگریزی کالم نویس لیڈی کوک کہتی ہے: اختلاط، جیسے مرد پسند کرتے ہیں اور اسی لئے عورت بھی اپنی فطرت کے خلاف اقدام پر آمادہ ہوگی، اور جس قدر اختلاط کی کثرت ہو رہی ہے اتنی ہی حرام زادوں کی کثرت ہو رہی ہے، آخر میں یہ کالم نویس کہتی ہے، ان عورتوں کو مردوں سے دور رہنے کی تعلیم دو، اور انہیں ایک گہری سازش کے انجام سے رہنے پر آگاہ کردو“۔

رشیو بھتو جرمنی کہتا ہے: ”آپ کو کہنا پڑے گا کہ ہمارے معاملات کی ترتیب میں یہ اختلاط ہی ایک بڑا خلل ہے جس نے عورت کو بلند ہمتی اور عالی قدر صفات ہی مرد کے ساتھ شریک ہونے کی دعوت دی، اور عورت سے ناروا شہوت رانیوں کو ہمارے لیے آسان کر دیا یہاں تک کہ جدید تہذیب کو اپنی قوی سلطنت اور کھوکھلی آراؤں سے بگاڑ دیا“۔

لورد بیرون کہتا ہے: ”اے مطالعہ کرنے والے! اگر تو قدیم یونانی زمانہ کی عورت کی حالت پر نظر ڈالے تو تجھے احساس ہوگا کہ وہ خلاف فطرت ایک مصنوعی حالت سے دوچار ہے، اور پھر تو میری بات سے ہم آہنگ ہو جائے گا کہ عورت کے لئے گھریلو امور انجام دینا اور خورد ونوش اور پوشاک میں بہتری لانا، اور اجنبی لوگوں کے اختلاط سے بچ کر باپردہ رہنا ہی ضروری ہے۔

انگریز نامہ نگار صاموئیل سمالیس کہتا ہے: ”جب بھی عورت کو فیکٹریوں اور کمپنیوں میں ہنر مند بنانے کا نظام ملکی ترقی کے پیش نظر اُبھرا، تو اس کا نتیجہ گھریلو زندگی کی عمارت ڈھانے کا نکلا، اس لئے کہ یہ نظام گھر کے اصل کردار پر حملہ آور ہوا،

اوراس نے خاندانی افراد کو منتشر اور معاشرتی تعلقات کو مہمیز کر دیا، کیونکہ اس نے شوہر سے بیوی کو چھین لیا، اور اقارب سے بچوں کو ایک نہج پر لا کر دور کر دیا۔ جس کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہ ہوا کہ عورت کے اخلاق بگاڑ کی طرف ہو گئے، کیونکہ عورت کی اصل ذمہ داری تو گھریلو امور کی انجام دہی ہے کہ وہ گھر کو مرتب اور اپنی اولاد کی تربیت کرے، اور گھریلو خراجات پورا کرنے کے ساتھ ساتھ معاشی اسباب کے استعمال میں میانہ روی اختیار کرے۔

لیکن ان کارخانوں نے عورت سے یہ ساری ذمہ داریاں چھین لی ہیں، اور گھر کو ایک بے گھر جگہ بنا چھوڑا ہے، اور بچے بغیر تربیت کے ہی جوان ہو رہے ہیں، اور ناکارہ گوشوں میں گر رہے ہیں۔

ازدواجی محبت ماند پڑ گئی ہے، اور عورت آدمی کی خوش طبع بیوی اور محبوب دوست بننے سے محروم ہو گئی، اور کام کاج ومحنت کشی میں اس کی سہیلی بن گئی، اور اس نے خود کو ان اثرات میں ڈال دیا جو عام طور پر فکری تواضع کو مٹا دیتے ہیں۔ اور ان کے اخلاق میں مخل ہوتے ہیں جو فضیلت کی حفاظت کا مدار ہیں"۔

لیڈی، ڈاکٹر ایدا ایلین کہتی ہیں: "امریکہ میں عالمی بحران کا سبب اور معاشرے میں جرائم کی شرح میں اضافہ کا راز وہ عورت کا خاندان کی آمدنی بڑھانے کے لیے گھر سے نکلنا ہے، پس آمدنی میں تو اضافہ ہو گیا لیکن اخلاقی معیار گر گیا۔ مزید کہتی ہیں، کہ تجربات نے ثابت کر دیا کہ عورت کے لئے اپنے حدود میں واپس آنا ہی نسل کو حالیہ انحطاط سے اسکتا ہے"۔

امریکی کونجرس کے ایک رکن نے کہا: "عورت گھر میں رہتی ہو، جو کہ ایک خاندانی ڈھانچہ ہے، بلاشبہ ملک بچا سکتی ہے"۔

اور ایک دوسرے رکن نے کہا: "جب اللہ تعالیٰ نے عورت کو اولاد کی خصوصیات سے نوازا تو باہر کام کرنے کے لئے اس سے گھر چھوڑنے کا مطالبہ نہیں کیا، بلکہ ان بچوں کی نگہداشت کے لئے گھر میں رہنے ہی کو اس کا اہم مشغلہ بنایا۔" اور شوبہنو جرمنی نے یہ بھی کہا ہے: "کہ عورت کو بغیر کسی نگران کے بالکل شتر بے مہار کی طرح کھلا آزاد چھوڑ دو، پھر نتیجہ معلوم کرنے کے لئے ایک سال بعد مجھ سے ملو، اور یہ مت بھولنا کہ تم مجھ سے تو میرے سامنے فضیلت، پاکدامنی اور ادب حاصل کر لوگے، اور جب میں مرجاؤں تو کہو گے اس نے حقیقت تک رسائی میں درستگی پائی یا خطاء کی"۔ ان تمام بیانات کو ڈاکٹر مصطفیٰ حسنی ساعی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب (المرأة بين الفقه والقانون) میں ذکر کیا ہے، کہ اختلاط جو کہ عورت کے مردوں کے ساتھ ان کے شعبہ میں آنے کا نتیجہ ہے، کے متعلق جو کچھ مغربی انصاف پسندوں نے کہا ہے، اگر ہم اس کا احاطہ کریں تو مقالہ طویل ہو جائے گا۔ لیکن ان کی طویل عبارتوں کی طرف مفید اشارہ کر دینا ہی کافی ہے۔

ساری تفصیل کا لب لباب یہ ہے کہ عورت کے لئے خانہ نشینی اور اپنے دینی فرائض کی ادائیگی کے بعد جو ضروری ذمہ داریوں کو سرانجام دینا ہے۔ یہی اس کی فطرت، مزاج اور وجود کے لائق ہے، اور اس میں اس کی معاشرے اور نئی نسل کی

بہتری ہے، پھر بھی اگر اس کے پاس فارغ وقت ہے تو اسے خواتین کے شعبوں میں صرف کرنا چاہئے مثلاً عورتوں کو ... دینا ان کا علاج ومعالجہ اور دوا دارو کرنا۔

اور اس جیسی خواتین کی فیلڈ میں رہ کر عورتوں کو کام سرانجام دینا، جیسے کہ پیچھے یہ بات اشارۃً بیان بھی ہوئی ہے، اور ان کے لئے بہترین مشغلہ ہے۔

اپنی حد میں رہتے ہوئے معاشرے کے کاموں اور اس کی ترقی کے وسائل میں مردوں کے ساتھ ایک تعاون بھی ہے، اور اس موقع پر ہمیں امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کا مبارک دور اور ان کی راہ میں پیش آنے والے امور اور امت کی تعلیم اور رشد وھدایت، اور اللہ ورسول کے پیغام کی تبلیغ جیسی ان کی خدمات کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہتر جزاء عطاء فرمائے۔ اور آج بھی مسلمانوں میں باپردگی، عفت اور مختلف شعبہ جات میں مردوں کے اختلاط سے دور رہنے میں ان جیسی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سب کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی بصیرت عطاء فرمائے اور اپنی رضاء کے مطابق ان کی ادائیگی میں مدد فرمائے، اور سب کو فتنہ کے اسباب اور فساد کے عوامل اور شیطان کی چالوں سے محفوظ رکھے، بے شک وہ بڑا کرم نواز ہے۔

وصلى الله وسلم على عبده ورسوله نبينا محمد وآله وصحبه اجمعين.

☆☆☆

لفظ موتی جیسے

☆ آدمی کی عقل کی دلیل اس کا قول اور قول کی دلیل اس کا فعل ہے۔

☆ اگر وقت اور حالات ہمیشہ آپ کے ہاتھ میں رہیں تو آپ زندگی سے کچھ نہیں سیکھ سکتے۔

☆ معاشرے پر آپ کا سب سے بڑا احسان یہ ہوگا کہ آپ خود سنور جائیں۔

☆ کسی کی مدد کرتے وقت اس کے چہرے کی طرف مت دیکھئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی شرمندہ آنکھیں آپ کے دل میں غرور کا بیج نہ بو دیں۔

☆ کامل انسان وہ ہے جس سے اس کے مخالف بھی بے خوف ہوں نہ کہ جس سے اس کے دوست بھی خائف ہوں۔

☆☆☆